Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

| جلد ۶۵/۳۰ | ۲۳ صفر ۱۳۹۶ھ ۔ ۲۴ تبلیغ ۱۳۵۵ ہش ۔ ۲۴ فروری ۱۹۷۶ء | نمبر ۴۴ |
|---|---|---|

# اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۴ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

تاحال کمزوری چل رہی ہے

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے عمر میں غیر معمولی برکت دے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت اور تائید و نصرت سے نوازتا رہے آمین

---

مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مبلغ جزائر فجی کچھ عرصہ سے علیل ہیں۔ گذشتہ دنوں ان کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تھی اب اگرچہ افاقہ ہے لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے اور بیش از بیش دینی خدمات کی توفیق سے نوازے۔ (وکالتِ تبشیر)

---

## سب کمیٹی شوریٰ

### (بابت علمی تحقیق و ریسرچ) کا اجلاس

ممبران سب کمیٹی مجلس شوریٰ بابت تجاویز ایجنڈا ۴ و ۵ (علمی تحقیق و ریسرچ) کا اجلاس مورخہ ۷ ماہ امان (مارچ) بروز اتوار بوقت ساڑھے دس بجے کمیٹی روم صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ تمام ممبران وقت پر تشریف لا کر اس میں شرکت فرماویں۔

(خاکسار عبد المالک خان سیکرٹری سب کمیٹی)

---

## صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

دوسرا مرحلہ ختم ہونے میں اب چند دن باقی ہیں

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی ادائیگیوں کا دوسرا مرحلہ ۲۹ تبلیغ ۱۳۵۵ ہش مطابق ۲۹ فروری ۱۹۷۶ء کو ختم ہو رہا ہے۔ اس تاریخ تک کل وعدہ کا ۲/۱۵ وصول ہو جانا چاہیے۔ اندرون و بیرون پاکستان کے احباب توجہ فرمائیں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

---

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# ہمارا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے وہ قادرِ مطلق ہے

## کیا ہی بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے

"ہمارا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ جھوٹے ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ نہ اس نے رُوح پیدا کی اور نہ ذراتِ اجسام۔ وہ خدا سے غافل ہیں۔ ہم ہر روز اُس کی نئی پیدائش دیکھتے ہیں اور ترقیات سے نئی نئی رُوح وہ ہم میں پھونکتا ہے۔ اگر وہ نیست سے ہست کرنے والا نہ ہوتا تو ہم تو زندہ ہی مر جاتے۔ عجیب ہے وہ خدا جو ہمارا خدا ہے۔ کون ہے جو اس کی مانند ہے! اور عجیب ہیں اس کے کام۔ کون ہے جس کے کام اس کی مانند ہیں۔ وہ قادرِ مطلق ہے"!

(نسیم دعوت صفحہ ۶۹، ۷۰)

"درحقیقت نفی صفاتِ الٰہی کی کرنا اور خدائے تعالیٰ کو قادرانہ تصرف سے معطل سمجھنا ہی اصل موجب دیوتا پرستی اور تناسخ کا ہے کیونکہ جبکہ خدائے تعالیٰ اپنے مدبرانہ کاموں سے معطل خیال کیا گیا تو حاجت براری کے لئے دیوتے گھڑے گئے اور تقدیری تغیرات اور انقلابات کو گذشتہ عملوں کا نتیجہ ٹھہرایا گیا۔ سو اس ایک ہی خیال سے یہ دونوں خرابیاں پیدا ہو گئیں یعنی آواگون اور دیوتا پرستی"!

(شحنۂ حق صفحہ ۸۱)

"قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت ✿ اُس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور ✿ ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے"

(دُرِّ ثمین صفحہ ۱)

"ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اُس کے ہو گئے ہیں۔ وہ غیروں پر جو اس کی قدرت پر یقین نہیں رکھتے اور اس کے صادق و وفادار نہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔ کیا ہی بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے"۔

(کشتی نوح صفحہ ۱۹)

---

## جماعتِ احمدیہ کی ۵۷ ویں مجلسِ مشاورت

### ۲۶-۲۷-۲۸ مارچ ۱۹۷۶ء کو منعقد ہو گی، انشاء اللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کی ۵۷ ویں مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ مارچ ۱۹۷۶ء (مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ امان ۱۳۵۵ ہش) بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ایوانِ محمود میں منعقد ہو گی۔ نمائندگان کے اسماء گرامی ۱۰ مارچ / امان تک پہنچ جانے چاہئیں۔

(سیکرٹری مجلسِ مشاورت)

پبلشر: مسعود احمد ✿ پرنٹر: سید عبدالحی ✿ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ✿ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۴ تبلیغ ۱۳۵۵ھش

۲۴ فروری ۱۹۷۶ء

# انسان کی سعادت اور اُس کی حفاظت کا اصل ذریعہ

ہم ۱۹ فروری کے شمارہ میں اس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس آخری زمانہ میں جبکہ لوگ شیطان کی غلامی میں بُری طرح جکڑے ہوئے تھے ایک حصارِ عافیت اور حصنِ حصین کی حیثیت سے مبعوث ہوئے تھے۔ چنانچہ جو لوگ آپ پر ایمان لائے وہ ان چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے نیز ان گڑھوں اور خندقوں سے بچائے گئے جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کے لئے تیار کئے تھے۔ آپ کی دعاؤں، توجہ اور قوتِ قدسیہ کے طفیل انہیں ایک نئی زندگی نصیب ہوئی اور وہ شیطان اور نفس کی تحریکات سے بکلی مامون و مصئون ہو کر اطاعتِ خداوندی اور رضائے الٰہی کے حصارِ عافیت اور حصنِ حصین میں آگئے اور پھر دوسروں کو اس حصارِ عافیت اور حصنِ حصین میں لانے کا وسیلہ بنے۔

یہ ایک عظیم الشان کارنامہ تھا جو آپ نے اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت اور اس کی طرف سے پیہم ظاہر ہونے والے آسمانی نشانوں کی مدد سے معجزانہ طور پر سرانجام دیا۔ آپ نے اسی پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ آپ نے اس کے ساتھ ہی ایک اور کارنامہ بھی سرانجام دیا جس کے نتیجہ میں آپ کے حقیقی متبعین اور ان کی آنے والی نسلیں ہمیشہ ہمیش کے لئے ایک ایسے محفوظ قلعہ میں آگئیں جس پر شیطان کے لئے حملہ آور ہونا اور انہیں ورغلا کر نور سے پھر اندھیرے میں دھکیلنا ممکن نہ رہا۔ وہ کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے اپنے متبعین کو دعا اور اس کی قبولیت اور قبولیت کی انقلاب انگیز تاثیرات کے بارہ میں زندہ و پائندہ غیر متزلزل ایمان سے مالا مال کر دکھایا اور یہ بات ان کے دلوں میں راسخ کر دی کہ اگر وہ دعا کو اپنا شعار بنائیں گے اور کبھی اور کسی حال میں بھی اس سے غافل نہیں ہوں گے تو وہ نفسانی حملوں سے بکلی محفوظ ہو جائیں گے اور شیطان ان سے ہمیشہ ہمیش کے لئے مایوس ہو جائے گا کیونکہ دعا کو لازم پکڑنے کے نتیجہ میں وہ ایک ایسے مضبوط اور ناقابلِ تسخیر قلعہ میں داخل ہو جائیں گے جس پر شیطان کا کوئی حملہ بھی کارگر نہیں ہو سکے گا۔ لیکن اگر انہوں نے دعا کرنے میں سستی اور غفلت سے کام لیا اور خدا تعالیٰ کے حضور رونا اور گڑگڑانا ترک کر دیا تو خدائی حفاظت سے وہ محروم ہو جائیں گے اور شیطان ان پر حملہ آور ہو کر انہیں دوبارہ ظلمت کی طرف دھکیلنے میں کامیاب ہو جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شیطان اور اس کے حملوں سے بچنے اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آنے کے سلسلہ میں دعا کی اہمیت اور اس کی انقلاب انگیز تاثیرات کو بار بار اور بہ تکرار بہت ہی دلنشیں انداز میں واضح فرمایا۔ مثال کے طور پر آپ نے يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِىْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۚ فَادْخُلِىْ فِىْ عِبٰدِىْ ۙ وَادْخُلِىْ جَنَّتِىْ ۝ (الفجر آیات ۲۸ تا ۳۱) میں بیان کردہ رفیع الشان مقام اور اس کے حصول کے ذریعہ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:-

"اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ سچا رجوع اُس وقت ہوتا ہے جبکہ خدا تعالیٰ کی رضا سے رضائے انسانی مل جائے۔ یہ وہ حالت ہے جہاں انسان اولیاء اور ابدال اور مقربین کا درجہ پاتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں اللہ تعالیٰ سے مکالمے کا شرف ملتا ہے اور وحی کی جاتی ہے۔ اور چونکہ وہ ہر قسم کی تاریکی اور شیطانی شرارت سے محفوظ ہوتا ہے، ہر وقت اللہ تعالیٰ کی رضا میں زندہ ہوتا ہے، اس لئے وہ ایک ابدی بہشت اور سرور میں ہوتا ہے۔ انسانی ہستی کا مقصدِ اعلیٰ اور غرض اسی مقام کا حاصل کرنا ہے اور یہی وہ مقصد ہے جو اسلام کے لفظ میں اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے کیونکہ اسلام سے سچی مراد یہی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع اپنی رضا کر لے۔

مگر سچ یہ ہے کہ یہ مقام انسان کو اپنی قوت سے نہیں مل سکتا۔ ہاں اس میں کلام نہیں کہ انسان کا فرض ہے کہ وہ مجاہدات کرے لیکن اس مقام کے حصول کا اصل اور سچا ذریعہ دعا ہے۔ انسان کمزور ہے جب تک دعا سے قوت اور تائید نہیں پاتا اس دشوار گزار منزل کو طے نہیں کر سکتا۔ خود اللہ تعالیٰ نے انسان کی کمزوری اور اس کے ضعفِ حال کے متعلق ارشاد فرمایا ہے خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا یعنی انسان ضعیف اور کمزور بنایا گیا ہے۔ پھر باوجود اس کمزوری کے اپنی ہی طاقت سے ایسے عالی درجہ اور ارفع مقام کے حاصل کرنے کا دعویٰ کرنا سراسر خام خیالی ہے۔ اس کے لئے دعا کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ دعا ایک زبردست طاقت ہے جس سے بڑے بڑے مشکل مقام حل ہو جاتے ہیں اور دشوار گزار منزلوں کو انسان بڑی آسانی سے طے کر لیتا ہے کیونکہ دعا اُس فیض اور قوت کے جذب کرنیوالی نالی ہے جو اللہ تعالیٰ سے آتا ہے۔ جو شخص کثرت سے دعاؤں میں لگا رہتا ہے وہ آخر اس فیض کو کھینچ لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے تائید یافتہ ہو کر اپنے مقاصد کو پا لیتا ہے۔ ہاں نری دعا خدا تعالیٰ کا منشاء نہیں ہے بلکہ اوّل تمام مساعی اور مجاہدات کو کام میں لائے اور اس کے ساتھ دعا سے کام لے۔ اسباب سے کام لے۔ اسباب سے کام نہ لینا اور نری دعا سے کام لینا یہ آداب الدعا سے ناواقفی ہے اور خدا تعالیٰ کو آزمانا ہے۔ اور نرے اسباب پر گر رہنا اور دعا کو لاشئی محض سمجھنا یہ دہریت ہے۔

یقیناً سمجھو کہ دعا بڑی دولت ہے۔ جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئے گی۔ وہ ایک ایسے قلعہ میں محفوظ ہے جس کے اردگرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں لیکن جو دعاؤں سے لاپرواہ ہے وہ اُس شخص کی طرح ہے جو خود بے ہتھیار ہے اور اس پر کمزور بھی ہے اور پھر ایسے جنگل میں ہے جو درندوں اور موذی جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔ وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس کی خیر ہرگز نہیں ہے۔ ایک لمحہ میں وہ موذی جانوروں کا شکار ہو جائے گا اور اس کی ہڈی بوٹی نظر نہ آئے گی۔ اس لئے یاد رکھو کہ انسان کی بڑی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ یہی دعا ہے۔ یہی دعا اس کے لئے پناہ ہے اگر وہ ہر وقت اس میں لگا رہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۹۱ تا ۱۹۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد سے ظاہر ہے کہ حضور علیہ السلام نے جو تاریکی کے اس آخری زمانہ میں حصارِ عافیت اور حصنِ حصین کی حیثیت سے مبعوث ہوئے تھے جہاں اپنے متبعین کو شیطان کے حملوں سے محفوظ کرنے کے لئے اپنی دردمندانہ دعاؤں، توجہ اور قوتِ قدسیہ کے ذریعہ ان کی زندگیوں میں انقلاب برپا کر دکھایا اور اس طرح انہیں خدا کی پناہ میں لانے کا عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیا وہاں آپ نے انہیں دعا کی اہمیت اور اس کی انقلاب انگیز تاثیرات پر زندہ ایمان اور زندہ یقین سے مالا مال کر کے اور انہیں دعاؤں کا عادی بنا کر اور ان کے لئے دعاؤں سے غفلت کے امکان کو کالعدم کر کے انہیں ایک ایسے محفوظ قلعہ میں داخل کر دیا جس کے اردگرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں۔

پس دعا ہی ہماری سب سے بڑی سعادت اور ہماری حفاظت کا اصل ذریعہ ہے اور یہی ہماری پناہ ہے۔ اگر ہم دن اور رات خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے میں مصروف ہیں اور خدا تعالیٰ سے استمداد سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہیں ہیں تو ہمارے دین اور دنیا پر آفت نہیں آ سکتی۔ ظاہری اعتبار سے جو آفت اور مصیبت بھی سر اُٹھائے گی ہمارا مجیب اور قادر و عزیز خدا اُسے کچل کر رکھ دے گا کیونکہ جو بندگانِ خدا، خدا کی حفاظت اور اس کی پناہ میں ہوں کون ہے جو انہیں کوئی نقصان یا گزند پہنچا سکے۔ جو انہیں نقصان یا گزند پہنچانے کا ارادہ کرتا ہے خدا خود اسے نقصان میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اس لئے ہمارے واسطے ضروری ہے بلکہ یہ امر ہمارے فرائضِ منصبی میں شامل ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ اور متضرعانہ دعائیں کرنے سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہ ہوں اور اس درجہ ذکرِ الٰہی اور دعا میں محو رہنے کا اپنے آپ کو عادی بنائیں کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کامل متبعین کی حیثیت سے شیطان، نفسانی تحریکات اور ہر قسم کے دیگر بدخواہوں کو مخاطب کر کے یہ کہہ سکیں ؎

سر سے میرے پاؤں تک وہ یار مجھ میں ہے نہاں
اے مرے بدخواہ! کرنا ہوش کر کے مجھ پہ وار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اسلامی اخلاق اور اُن کی اہمیت

مکرم حیدر علی صاحب ظفر مبلغ سلسلہ مقیم جرمنی

ابتدائے آفرینش سے دنیا کا جامع نقطہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان رہا ہے دنیا کی تمام قوموں اور تہذیبوں میں یہ عقیدہ کسی نہ کسی شکل میں پایا جاتا ہے۔ اسلام نے بھی دنیا کی تہذیب کی بنیاد اسی نقطہ پر قائم کی ہے۔ اسلام کا دعویٰ ہے کہ انسان کی پیدائش کی علت غائی خدا تعالیٰ کا "عبد" بننا ہے اور اس کی صفات کو ظاہر کرنا ہے۔ آیت کریمہ

"اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً"

(سورۃ بقرہ رکوع ۴)

اور

"وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ"

(سورۃ ذاریات آیت ۵۷)

میں اسی طرف اشارہ ہے۔

انسان تبھی حقیقی عبد بن سکتا ہے جب کہ وہ خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو جائے اور اس کی صفات اور افعال کے ساتھ مشابہت پیدا کرے اس مفہوم کو قرآن مجید نے

"صِبْغَۃَ اللّٰہِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ صِبْغَۃً"

(سورۃ بقرہ آیت ۱۳۸)

کے الفاظ میں بیان فرمایا ہے صفات الٰہیہ کے مظہر بندے پر ہی اخلاق کی صحیح تعریف کا اطلاق ہوتا ہے

## اخلاق کی ضرورت و اہمیت

اخلاق کی ضرورت و اہمیت سے کسی کو انکار نہیں ہے۔ اس کے بغیر انسان خدا تعالیٰ کا حقیقی عبد نہیں بن سکتا۔ تاریخ شاہد ہے کہ قوموں اور ملتوں کی زندگی میں اخلاق اہم کردار کا حامل رہا ہے۔ اقوام و ملل کی تاریخ جن اجزاء و عناصر سے ترکیب پاتی ہے ان میں اخلاق کو ایک خاص اہمیت حاصل رہی ہے۔ در اصل قوموں کی ترقی تنزل اور بقاء و فنا کا راز ان کے اچھے اور بُرے اخلاق میں مضمر رہا ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

اِنَّمَا الْاُمَمُ بِالْاَخْلَاقِ اِنْ صَلُحَتْ صَلُحُوْا
وَاِنْ فَسَدَتْ اَخْلَاقُھُمْ فَسَدُوْا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شریعت کے دو بڑے حصے بتائے ہیں جن میں سے ایک اخلاق ہے۔ فرمایا:-

"شریعت کے دو ہی بڑے پہلو ہیں۔۔۔۔ ایک حق اللہ اور دوسرا حق العباد۔۔۔۔ حق العباد یہ ہے کہ تکبر، خیانت، ظلم وغیرہ بد اخلاقی کسی نوع کی اپنے کسی بھائی سے نہ کی جائے گویا اخلاقی حصہ میں کسی قسم کا فتور واقع نہ ہو۔"

(تقریر ۲۹ دسمبر ۱۹۰۴ء)

مجسم اخلاق صلی اللہ علیہ وسلم نے "بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ"

(ترمذی ابواب البر)

فرما کر اپنی بعثت کا ایک بڑا مقصد "اخلاق کے عروج کمال" کو بتایا ہے۔ اسلام نے یہی نہیں چاہا کہ ایک آدمی بذات خود اخلاق حسنہ کا مکمل نمونہ بن جائے بلکہ وہ اس کا یہ بھی اخلاقی فرض ٹھہراتا ہے کہ وہ دوسروں کو بھی ویسے ہی اخلاق حسنہ کا گرویدہ بنائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب "منہاج الطالبین" میں اخلاق کو دین کا نصف حصہ قرار دیا ہے۔ علامہ شبلی نعمانی نے لکھا ہے کہ:-

"مذہب اسلام تین چیزوں کے مجموعے کا نام ہے عقائد عبادات اور اخلاق۔"

(الکلام حصہ دوم)

شیخ الاسلام حافظ ابن قیم جوزی اخلاق کے بارہ میں یوں رقمطراز ہیں:-

"دین اسلام خلق کا ہی دوسرا نام ہے۔"

(اخلاق اور فلسفہ اخلاق ص ۱۵)

اخلاق کی اہمیت تمام مذاہب میں مسلّم ہے۔ کسی مذہب نے بھی جھوٹ، ظلم، چوری، ڈاکہ اور دیگر جرائم کو اچھا نہیں سمجھا۔ اس کے برعکس اخلاقی طاقتوں کا خلاصہ پاکیزگی، پرہیزگاری، دانائی، انصاف، شجاعت اور محبت قرار دیا ہے۔ اور کوئی مذہب بھی ان سے خالی نظر نہیں آتا۔ یہاں تک کہ عرب جاہل بھی اخلاق سے بالکل عاری نہ تھے۔ جود و سخاوت مہمان نوازی اور کہیں کہیں غریبوں بے کسوں کی مدد کا جذبہ بھی پایا جاتا تھا۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب اخلاقی اقدار دوسرے مذاہب میں کم و بیش پائی جاتی ہیں تو پھر اسلام اور دیگر مذاہب میں مابہ الامتیاز کیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ بنیادی طور پر تو سب مذاہب میں اخلاقی تعلیم دی گئی ہے۔ لیکن اس کی تفاصیل اس کے اسباب اور اس کے حصول کے ذرائع وغیرہ میں اختلاف ہے اور یہی اختلاف در اصل اسلامی تعلیم کو دوسرے مذاہب کی تعلیم سے ممتاز کرتا ہے

## اخلاق کی تعریف

اخلاق کی تعریف بھی ایک مختلف فیہ امر رہا ہے اسلام کے سوا دیگر مذاہب اور فلاسفہ نے اس کے تعین و تعریف میں سخت ٹھوکریں کھائی ہیں اور اس کی عجیب و غریب تعریفیں کی ہیں۔ بعض کے نزدیک خلق دل کا ایک مادہ ہے جو انسان کے اندر خدا کی قدرت پر دلالت کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ خلق اس گہری جڑ رکھنے والے ملکہ کا نام ہے جس سے انسانی اعمال بلا فکر و رَوِیّہ آپ ہی آپ سرزد ہوتے ہیں۔ بعض نے کہا ہے:-

"خلق وہ مادہ ہے جو لمبے تجربے کے بعد انسان میں پیدا ہوا اور ورثہ کے طور پر انسانوں میں منتقل ہوتا رہتا ہے۔"

(بحوالہ منہاج الطالبین ص ۲)

مولانا محمد حفظ الرحمٰن صاحب اخلاق کی تعریف یوں بیان کرتے ہیں:-

"مسلسل کسی عمل کے وجود پذیر ہونے سے انسان اگر کسی عمل کا خوگر ہو جائے اور وہ اس کی عادت بن جائے تو اس عادت بن جانے اور خوگر ہو جانے کا نام خلق ہے"

(اخلاق اور فلسفہ اخلاق ص ۱۵)

علامہ زبیدی فرماتے ہیں:-

"یہ (خلق بمعنی خُلق) اس ہیئت اور حالت کا نام ہے جو نفس انسانی میں اس طرح راسخ اور قائم ہے کہ اس کی وجہ سے نفس سے اعمال اور کردار آسانی و سہولت صادر ہوتے اور بغیر فکر و غور وجود پذیر ہوتے رہتے ہیں۔"

(شرح احیاء العلوم جلد ۷ ص ۳۳۴)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اخلاق کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"میرے نزدیک خُلق اس حالت کا نام ہے جبکہ طبعی تقاضے قوتِ فکر کے ساتھ ملا دیئے جائیں اور ان تقاضوں سے کام لینے والی ہستی مقتدر ہو۔"

(منہاج الطالبین ص ۲)

"طبعی تقاضے جب عقل اور مصلحت کے ماتحت آئیں تب ان کو اخلاق کہتے ہیں ورنہ نہیں۔"

(احمدیت یعنی حقیقی اسلام ص ۱۲۵)

"اخلاق کی تعریف یہ ہے کہ طبعی تقاضوں کو برمحل استعمال کیا جائے۔" (ایضاً ص ۱۲۶)

حضرت حَکَم و عدل علیہ السلام "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں فرماتے ہیں:-

"سو جاننا چاہیئے کہ خَلق خاء کی فتح سے ظاہری پیدائش کا نام ہے اور خُلق خاء کے ضمہ کے ساتھ باطنی پیدائش کا نام ہے اور چونکہ باطنی پیدائش اخلاق سے ہی کمال کو پہنچتی ہے نہ صرف طبعی جذبات سے اس لئے اخلاق پر ہی یہ لفظ بولا گیا ہے"

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص ۲)

پھر ظاہری اعضاء کے مقابل پر باطنی یعنی کمالات انسانی کی کیفیتیں رکھے جانے کا ذکر کرنے کے بعد حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"پس جب انسان محل اور موقع کے لحاظ سے اس قوت کو استعمال میں لاتا ہے تو اس کا نام بھی خُلق ہے۔"

(ایضاً)

حضور علیہ السلام کے ان ارشادات کی تشریح میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ طبعی طاقتوں کے برمحل استعمال کا ہی نام "خُلق" ہے۔ جس کی جمع اخلاق ہے اور یہی صفت انسانوں کو دوسرے حیوانوں سے ممتاز کرتی ہے اسلام بھی یہ تعلیم دیتا ہے کہ انسان کے تمام اعمال کا صدور موقعہ محل اور عقل و مصلحت کے مطابق ہونا چاہیئے اگر ظالم کو معاف کر دینے سے اس کی اصلاح ہوتی ہو تو اسکو معاف کر دینا ہی مصلحتاً

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درست ہے اور اگر بدلہ لینے سے وہ راہِ راست پر آجاتا ہے تو بدلہ لینا ہی قرین مصلحت ہے اس لئے خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے :۔

"جَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ"

(سورۃ شوریٰ ع ۴)

پس انتقام کے موقع پر عفو اور شجاعت کے موقع پر تہور کا مظاہرہ کرنا جیسا کہ انجیل روا رکھتی ہے اسلام کے نزدیک وجہ اخلاق نہیں بن سکتا۔

## اخلاق کی بنیاد

مختلف مکاتب فکر کی طرف سے عقل اور وحی الٰہی کو اخلاق کی بنیاد قرار دیا گیا ہے لیکن ان ہر دو بنیادوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں ہر ایک ناقص اور نامکمل ہے۔ اگر صرف عقل پر اخلاق کی بنیاد رکھی جائے تو یہ بھی درست نہیں ہے۔

یہ تو خود اندھی ہے گر نیّرِ الہام نہ ہو

(درثمین)

اور اگر عقل کے علی الرغم اخلاق کی بنیاد صرف وحی الٰہی پر رکھی جائے تو یہ بھی درست نہیں کیونکہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے اس لئے معلوم ہوا کہ نہ اکیلی شریعت اخلاق کا مبداء ہے نہ عقل بلکہ حقیقی اخلاق حسنہ کا ظہور شریعت حقہ عقل صحیح اور مصلحت عامہ کے مطابق عمل میں آتا ہے

اسلامی نقطۂ نگاہ سے اخلاق کی بنیاد ایمان باللہ ایقان بالمعاد تقویٰ اللہ صدق دلی اور خلوص نیت پر ہے۔ جس شخص میں یہ باتیں نہیں پائی جاتیں اس کے اعمال ضائع اکارت گئے۔ کیونکہ انسان کے نیک اعمال یا تو حقوق اللہ کی ادائیگی سے متعلق ہیں یا پھر حقوق العباد کی۔ یہ دونوں اقسام کے اعمال اس وقت مقبول بارگاہِ احدیت ہوتے ہیں جب وہ خدا تعالےٰ کی خاطر کئے جائیں اور جن کا اجر و ثواب خدا تعالیٰ کی خوشنودی کا حصول ہو۔ اسلام کا عقیدہ آخرت انسانی اخلاق اور اعمال کے لئے ایک امتیازی حیثیت رکھتا ہے اور اسی پر حقیقی نیکی اور تقویٰ کا دارومدار ہے اور اسلامی اخلاق کی خوبی و برتری کا راز یہی ہے کہ وہ سب محض خدا کی رضا جوئی کے لئے اختیار کئے جاتے ہیں اور ان اعمال کی روح یوم آخرت کا عقیدہ ہے کوئی عمل اس وقت تک درست صحیح سود مند اور نافع نہیں بنتا۔ جب تک اس کے کرنے والے کی نیت نیک نہ ہو۔ اس کی حرکت و تحریک کے پیچھے نیک ارادہ نہ ہو۔ نیک نیتی اور نیک ارادہ ہی اخلاق کی بنیادی اینٹ ہے اس لئے اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ جو نیک کام بھی کیا جائے اس کی محرک کوئی دنیاوی غرض نہ ہو اور نہ اس سے مقصود ریا و نمائش طلب منفعت طلب شہرت یا طلب معاوضہ وغیرہ ہو بلکہ ہر کام میں صرف اللہ تعالےٰ کے حکم کی بجا آوری اس کی رضا اور خوشنودی مدنظر ہو یہی اخلاص ہے۔ اگرچہ عقل ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ دنیا میں زندگی گذارنے کے لئے اخلاق فاضلہ ضروری ہیں لیکن عقل ایک محدود چیز ہے مختلف ماحول میں مختلف نتائج کا استخراج کرتی ہے۔ اس لئے ظاہر ہے کہ انسانی اخلاق کی بنیاد ایسی محدود چیز پر رکھنا کسی طرح درست نہیں سمجھا جا سکتا۔ اس لئے ضروری ہے کہ انسانی اخلاق کی ایسی اساس تلاش کی جائے جو زیادہ پائیدار ٹھوس دیرپا اور عالمگیر جذب و کیف کی حامل ہو۔ اس کی صحیح تصویر علمی و عملی طور پر اسلام پیش کرتا ہے

## اخلاقی قوتوں کا سرچشمہ

بعض لوگوں کے نزدیک اخلاقی قوتوں کا منبع قوت فکریہ یعنی عقل غضب اور شہوت ہے بعض نے کہا ہے کہ انسان میں خوشی حاصل کرنے کی بڑی خواہش ہے یہ جب عقل سے ملتی ہے تو اخلاق پیدا ہوتے ہیں بعض کہتے ہیں اخلاق کا مخزن منبع اور مبداء خود انسان کی طبیعت ہے جیسا کہ اسلام کہتا ہے کہ تمام اخلاقی قوتوں کا سرچشمہ انسانی دل ہے

جسم کے سارے اعضاء دل کے حکم کے تابع ہوتے ہیں پس جتنے نیک اعمال کا صدور ہمارے جسمانی اعضاء سے ہوتا ہے وہ سب دل کی پاکیزگی کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ کلمہ ارشاد اسی حقیقت کا مظہر ہے

أَلَا إِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ۔

صحیح بخاری کتاب الایمان

انسانی پیدائش فطری موزونیت کی حامل ہے آیت کریمہ

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ

(سورہ تین ع ۱)

اسی طرف اشارہ کرتی ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے :۔

مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ۔

(بخاری و مسلم)

یعنی تمام بچے فطرت صحیحہ پر پیدا ہوتے ہیں

## اسلامی اخلاق کے ماخذ

کسی بھی نظریہ کی بنیاد قابل اعتماد قابل فہم اور قابل عمل بنیادی اصولوں پر ہوتی ہے جہاں تک اسلامی اخلاق کا تعلق ہے اس کا سب سے بڑا ماخذ منبع اور سرچشمہ قرآن مجید ہے جس نے اہل عرب کو حیوانی زندگی سے نکال کر با اخلاق انسان بنا دیا نہ صرف با اخلاق بلکہ با خدا اور خدا نما بنا دیا۔

قرآن مجید میں اصولی اور تفصیلی ہر دو لحاظ سے اسلامی اخلاق حسنہ کو اختیار کرنے اور اخلاق سیئہ سے بچنے سے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ آیت کریمہ

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ۔

(سورہ نحل ع ۱۳)

میں اصولی اخلاق کو زیر بحث لایا گیا ہے

اسلامی اخلاق فاضلہ کا دوسرا بڑا ماخذ احادیث نبویہ ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اخلاق سے آراستہ و پیراستہ ہونے کے متعلق مختلف مواقع پر مختلف رنگوں میں جو تلقین و نصائح فرمائی ہیں وہ انفرادی ہوں یا اجتماعی ہماری زندگی کا قیمتی سرمایہ ہیں۔

ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مجسم اخلاق اور جمیع صفات حسنہ تھے

إِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ

(سورہ قلم ع ۱)

کی عظیم الشان الٰہی شہادت اور

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

(سورۃ احزاب ع ۳)

کی زبردست الٰہی تلقین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ اور اعمال حسنہ کا زندہ ثبوت ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امی) کی وفات کے بعد جب صحابہ رضوان اللہ علیہم نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ کے اخلاق کے بارہ میں دریافت کیا تو آپ نے جواب دیا

كَانَ خُلُقُهُ كُلُّهُ الْقُرْآنَ

(مسند احمد بن حنبل جلد ۶ صفحہ ۹۱)

لوگو مجھے کیا پوچھتے ہو جاؤ قرآن کھول کر دیکھو جو اخلاق قرآن مجید میں بیان ہوئے ہیں وہ سب آپ میں بدرجہ اتم و اکمل پائے جاتے تھے۔

## اخلاق کی مختلف صورتیں

انفرادی اخلاق اور اجتماعی یعنی قومی اخلاق انفرادی اخلاق وہ ہیں جن کا تعلق صرف انسان کی اپنی ذات تک محدود ہوتا ہے اور قومی اخلاق سے مراد ایک دوسرے کے ساتھ اچھا برتاؤ نیک سلوک صاف معاملہ اور خوشگوار تعلق پیدا کرنا ہے جیسے امانت و دیانت عدل و انصاف عفو و درگذر ہمدردی و مواسات وغیرہ (باقی)

## مقابلہ مضمون نویسی

## زیر اہتمام احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کراچی

عنوان :۔ "علوم قرآنی اور جدید سائنس"

شرائط :۱۔ مضامین اردو میں ہوں گے

۲۔ کم از کم [illegible] اور زیادہ سے زیادہ ۵۰۰۰ الفاظ پر مشتمل ہو

۳۔ مضامین قائد مجلس کی وساطت سے بھجوائے جائیں

۴۔ ہر مضمون پر لکھنے والا اپنا مکمل نام۔ پتہ مجلس اور تعلیمی ادارے کا نام لکھے۔

۵۔ تمام مضامین ۱۵ مارچ تک دفتر میں پہنچ جانے چاہئیں۔

۶۔ اول دوم سوم مضامین پر انعامات دئے جائیں گے

(سیکرٹری احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن احمدیہ ہال میگزین لین کراچی ۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# ناظمین اضلاع انصار اللہ توجہ فرمائیں

تحریک جدید کے وعدہ جات جلد از جلد حاصل کرنے کے لئے ناظمین اضلاع سے بھی تعاون کی درخواست کی گئی تھی۔ سو الحمد للہ متعدد ناظمین نے اس طرف توجہ فرمائی ہے مثال کے طور پر مکرم بابو قاسم الدین صاحب ناظم ضلع سیالکوٹ نے تحریر فرمایا ہے:۔

"میں چونکہ متواتر دو ماہ سے بیمار چلا آرہا ہوں۔ خود اتنی جماعتوں کو چٹھیاں لکھنے کی طاقت نہیں تھی۔ اس معاملہ کی اہمیت کے مدنظر اپنے ایک عزیز کی خدمات چار پانچ دن کے لئے دو گھنٹہ متواتر روزانہ حاصل کیں اور ان جماعتوں کے زعیم صاحبان مجالس انصار اللہ کو بذریعہ تحریک کی کہ اپنی اپنی جماعت کے وعدہ جات تحریک جدید بہت جلد مرکز میں ارسال کر کے بھجوا دیں"۔

مکرم بابو صاحب کو اللہ تعالیٰ جلد صحت کاملہ عطا فرمائے اور اجر عظیم سے نوازے دیگر اضلاع کے ناظمین کرام بھی توجہ فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

# اعلانات دارالقضاء

۱۔ مکرم افتخار الحق خان صاحب بیرسٹر ۵ مزنگ روڈ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم حکیم فضل حق صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ $\frac{9}{4}$ واقع محلہ دارالبرکات مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں۔ (۱) ثریا بیگم صاحبہ (۲) عفت بیگم صاحبہ (۳) فرخندہ بیگم صاحبہ (۴) مبارکہ بیگم صاحبہ دختران مرحوم

استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ بالا ہم تمام وارثان مرحوم میں بحصص شرعیہ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

۲۔ مکرم محمد شریف صاحب محلہ دارالصدر غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ عبداللطیف صاحب وفات پا چکی ہیں۔ قطعہ $\frac{10}{9}$ واقع محلہ دارالصدر رقبہ دو کنال مشترکہ طور پر نصیرہ بیگم صاحبہ غفوراں بیگم صاحبہ اور والدہ صاحبہ مرحومہ کے نام الاٹ ہے۔

میرے علاوہ مرحومہ کا اور کوئی جائز وارث نہیں ہے۔

استدعا ہے کہ قطعہ مذکورہ بالا میں سے والدہ صاحبہ مرحومہ کا حصہ زمین میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

# رضائے الٰہی کے حصول کا ذریعہ ۔ زکوٰۃ

اپنے اہل (قوم) کو زکوٰۃ کی تاکید کرنا رضائے الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ۝ (مریم رکوع ۴)

ترجمہ:۔ اور تو قرآن کے مطابق اسمٰعیل کا بھی ذکر کر۔ وہ بھی یقیناً سچے وعدوں والا تھا اور رسول (اور) نبی تھا۔ اور اپنے اہل کو نماز اور زکوٰۃ کی تاکید کرتا رہتا تھا اور اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ (وجود) تھا۔

مذکورہ بالا قرآنی ارشاد کے مطابق جملہ احباب جماعت بالخصوص عہدیداران کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ جات میں صاحب نصاب دوستوں کو زکوٰۃ کی بروقت اور حسب شرح ادائیگی کی تاکید و تلقین فرما کر اپنے رب کے نزدیک "مرضیًّا" بننے اور رضائے الٰہی کے اعلیٰ مراتب کے حصول کی سعادت سے فیضیاب ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب بھائیوں اور بہنوں کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

زکوٰۃ کے بارہ میں مکمل معلومات کے لئے رسالہ "زکوٰۃ" مفت طلب فرمائیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

# دعائے مغفرت

۱۔ ۸ر فروری ۱۹۷۶ء کو بوقت ۲ بجے رات خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ عالم بی بی قضائے الٰہی سے فوت ہو گئی ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ نیک، دیندار اور نماز کی پابند تھی۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے از حد محبت اور عشق تھا۔ ذکر الٰہی بکثرت کرتی تھی۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے فضل سے جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(محمد شریف صدر جماعت احمدیہ لاٹھیانوالہ $\frac{194}{R.B}$ ضلع لائل پور)

۲۔ میرا بھانجا شیخ بشارت احمد ابن شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری مال ساؤتھ ہال آف لنڈن تین چار روز بیمار رہ کر اچانک مورخہ ۲۳ر جنوری ۱۹۷۶ء بروز ہفتہ لاہور میں انتقال کر گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر بالکل تندرست تھا جلسہ سالانہ کے موقع پر ہی چار سال کے بعد اس کی والدہ صاحبہ لنڈن سے تشریف لائی تھیں اور اُسے اپنے ساتھ لنڈن لے جانے والی تھیں کہ بلاوا آ گیا۔ اچانک وفات ہو جانے کی وجہ سے ہم سب لواحقین غم زدہ اور افسردہ ہیں۔ بچے کی عمر ۲۶ سال تھی اور موصی تھا۔ اسلئے اگلے روز مورخہ ۲۴ر جنوری ۱۹۷۶ء کو جنازہ ربوہ لایا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نماز عصر کے بعد نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد میں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جایا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب عارف مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ دے اور ہمیں صبر کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔ (شیخ عبدالقادر خادم۔ انارکلی بازار لائل پور)

# درخواستہائے دعا

۱۔ میری پھوپھی جان مکرمہ اہلیہ صاحبہ پروفیسر عبدالرحمٰن صاحب ناصر مرحوم بس کے ایک حادثہ میں زخمی ہو گئی تھیں، ٹانگوں پر گہرے زخم آئے ہیں اور آجکل میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (عرفان صادق لیکچرار دیال سنگھ کالج لاہور)

۲۔ خاکسار کے والد محترم چوہدری نبی بخش صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام عرصہ دراز سے گھٹنوں میں درد کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ کافی کمزور ہو چکے ہیں۔ احباب جماعت ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (نعمت اللہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ... ضلع لائلپور)

# پاکستان آرمی میں سویلین سکالرشپ

## بی۔ ایس سی الیکٹریکل مکینیکل انجنیئرنگ وغیرہ کیلئے

ایسے امیدوار جن کی عمر یکم اکتوبر ۱۹۷۶ء کو ۱۶ تا ۲۱ سال ہو اور انٹرمیڈیٹ سائنس (پری انجنیئرنگ) سیکنڈ ڈویژن ہوں ان کو -/۲۰۰ روپے ماہوار وظیفہ وغیرہ علاوہ ٹیوشن فیس اور فیس امتحان دیا جائے گا۔ وہ ۳۱ر مئی ۱۹۷۶ء تک مقررہ فارموں پر درخواستیں بھجوا سکتے ہیں۔ پتہ یہ ہوگا:۔

G.H.Q. A.G.'s Branch P.A.3 (ک)

دیگر کوائف و شرائط کے لئے دیکھیں "نوائے وقت" مورخہ $\frac{2}{76}$/۱۶ صفحہ ۴

(ناظر تعلیم)

بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے تشحیذ الاذہان کا ہر گھرانہ میں جانا بہت مفید ہے۔ (مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں سکیم کے تحت

# نائیجیریا میں ایک اور احمدیہ سکول کا قیام

(مرتبہ مکرم قریشی سعید احمد صاحب اظہر مبلغ نائیجیریا)

یہ اطلاع احباب جماعت کے لئے خوشی کا باعث ہو گی کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ نصرت جہاں سکیم کے تحت نائیجیریا (مغربی افریقہ) کی B.P سٹیٹ میں UMAISHA کے مقام پر مورخہ ۶ر جنوری ۱۹۷۶ء کو احمدیہ سیکنڈری سکول کھول دیا گیا ہے۔ الحمد للہ

UMAISHA سولہ ہزار کی آبادی پر مشتمل LOKOJA سے اڑھائی سو میل دور دریائے BENUE کے کنارے ایک گاؤں ہے مقامی باشندے اس سکول کے قیام پر بے حد خوش ہیں انہیں توقع ہے کہ جماعت احمدیہ کے اس اقدام سے یہ گاؤں ترقی کر جائے گا اور اس علاقہ میں ڈاک خانہ، سڑک اور دیگر ترقی کے سامان بھی مہیا ہو جائیں گے۔ اس سلسلے میں ۶ر جنوری ۱۹۷۶ء کو مقامی چیف MALLAM USMAN اور ELDERS کی موجودگی میں ایک خاص تقریب منعقد کی گئی جس میں مکرم منیر احمد صاحب بسمل نے رپورٹ پڑھ کر سنائی اور بتایا کہ سکول کھولنے اور اس کی منظوری حاصل کرنے کے لئے کن مشکلات میں سے گزرنا پڑا اور آخر کس طرح اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطا فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ کا مقصد صرف اسلام کی خدمت، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کو کامیاب کرنا اور بنی نوع انسان کی بے لوث خدمت ہے۔ اس سکول میں داخلہ کے لئے بلا امتیاز مذہب و ملت سب کے لئے دروازے کھلے ہیں۔ مقامی چیف نے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا اور اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا اور طلباء کو محنت سے علم حاصل کرنے کی تلقین کی۔ اس موقع پر بعض دیگر مقامی معززین نے بھی سکول کھولنے پر جماعت کی اس خدمت کا اعتراف کرتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور تعاون کا یقین دلایا۔ بالآخر دعا کے ساتھ سکول کا افتتاح کیا گیا۔

احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس سکول کو اس علاقہ میں بنی نوع انسان کی خدمت کی توفیق دے۔

(مرسلہ سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

---

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی

# اکیسویں (۲۱) بین الکلیاتی گولڈ میڈل سالانہ تقریبات

۱۹۷۵-۷۶ء

سٹوڈنٹس یونین گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ اپنی کل پاکستان بین الکلیاتی تقریبات بتاریخ ۲۸، ۲۹ر فروری (بروز ہفتہ، اتوار) ۱۹۷۶ء کالج ہال میں منعقد کر رہی ہے۔ پروگرام درج ذیل ہے:۔

## ۲۸ر فروری بروز ہفتہ

(۱) سیرت کانفرنس بوقت ۹ بجے صبح "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت معلم اخلاق"

(۲) اُردو مباحثہ بوقت ۷ بجے شام۔ قرارداد "عالمی امن کے لئے جنگ ناگزیر ہے"

## ۲۹ر فروری بروز اتوار

(۱) انگریزی مباحثہ بوقت ۹ بجے صبح۔ موضوع "MODERN SCIENCE IS A CURSE."

(۲) مشاعرہ بوقت ۷ بجے شام

غزل:۔ عجیب مانوس اجنبی تھا مجھے تو حیران کر گیا وہ

نظم:۔ قائدِ اعظم

اہلِ ذوق کو شرکت کی دعوت ہے۔

(صدر یونین)

---

# درخواستِ دُعا

خاکسار کے والد مولوی شوکت حسین صاحب شاد جوڑوں کے درد سے ایک ماہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔

(حمایت حسین مسعود۔ میرپور خاص۔ سندھ)

---

# ہفتۂ اشاعت

۴ر مارچ تا ۱۰ر مارچ ۱۹۷۶ء

مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس مرکزیہ کی طرف سے ۴۔ مارچ تا ۱۰ر مارچ ہفتہ اشاعت منانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ تمام قائدین کرام اس ہفتہ میں خاص کوشش فرمائیں کہ رسائل خالد و تشحیذ الاذہان ہر احمدی گھرانہ میں جاری ہو جائیں۔ نیز ان کے لئے مضامین اور اشتہارات وغیرہ کے حصول کے لئے بھرپور سعی فرمائیں۔ اسی طرح قائدین اضلاع کوشش فرمائیں کہ ان کے ضلع کی کوئی مجلس ایسی نہ رہے جس میں خالد و تشحیذ نہ جاتا ہو۔

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

---

# دعوتِ ولیمہ

مورخہ ۲۱ر فروری ۱۹۷۶ء کو دوپہر کے وقت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ آف فورٹ عباس نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ کے ہال میں اپنے بیٹے مکرم چوہدری منیر الرحمٰن احمد صاحب باجوہ کے ولیمہ کی دعوت کا اہتمام کیا۔ اس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض افراد، بزرگانِ سلسلہ و دیگر احباب نے شرکت کی۔ کھانے کے بعد مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے دعا کرائی۔ مکرم چوہدری منیر الرحمٰن احمد صاحب باجوہ کی شادی مکرم چوہدری علی اکبر صاحب کی دختر سے ہوئی ہے۔

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس شادی کو فریقین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔

---

# ولادت

عزیزم مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب اختر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۶ر فروری ۱۹۷۶ء بروز جمعہ پہلا بچہ عطا فرمایا ہے۔ نومولود برادرم مکرم چوہدری منور احمد صاحب مالک یونین سائیکل سٹور زبیرون حرم گیٹ ملتان کا پہلا پوتا ہے اور مکرم چوہدری فضل دین احمد صاحب ریٹائرڈ وارنٹ آفیسر مقیم ربوہ کا نواسہ ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور سلسلہ کا خادم اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(عبدالشکور سیکرٹری اصلاح و ارشاد ملتان)

---


## مالکانِ بھٹہ اور کوئلہ کے بیوپاری حضرات!!

بلوچستان کا اعلیٰ اور معیاری کوئلہ نہایت مناسب داموں پر منگوانے کیلئے آپ اپنی فرم کے گیارہ سالہ تجربہ سے فائدہ اٹھائیں

شیخ محمد اقبال۔ جاوید کول کمپنی

B-446 سٹاف کالج روڈ۔ کوئٹہ چھاؤنی

فون:۔ ۷۵۴۰۵-۱ تار کا پتہ:۔ FINE COAL


## کوئٹہ کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ ہمارے ایجنٹ مکرم عبدالرحمٰن خان صاحب معرفت باسط جنرل سٹور جناح روڈ سے طلب فرمائیں۔ پرچہ گھر پر پہنچانے کا معقول انتظام ہے۔

(مینجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴